مختصر تعارفی خاکہ



سید محمد شہزاد مصطفیٰ ترمذی

الجامعۃ الکتاب المبین بلھے شاہ اکیڈیمی
آف پاکستان علی پور روڈ گجرات پاکستان



نام کتاب ———— شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ
مُصنّف ———— سیّد محمدؐ شہزاد مصطفےٰ ترمذی
اشاعتِ اوّل ———— ستمبر ۱۹۹۴ء
تعداد ———— ایک ہزار
مقام اشاعت ———— گجرات
قیمت ———— ۴۰/- روپے
خطّاطی ———— محمدؐ شریف اختر
مطبع ———— مدنی کمپوزر اینڈ ڈیزائننگ سنٹر
نزد فوارہ چوک گجرات

مِلنے کا پتہ:

بُلّھے شاہ اکیڈیمی علی پور روڈ گجرات (پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

أَدِّبُوا أَوْلَادَكُمْ عَلَىٰ ثَلَاثِ خِصَالٍ

حُبِّ نَبِيِّكُمْ وَحُبِّ أَهْلِ بَيْتِهِ

وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ (الحدیث)

(ترجمہ): اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ اپنے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے محبّت اہلبیت کی محبّت اور قرآن کا پڑھنا۔

(الجامع الصغیر ج ۱)



بسم الله الرحمن الرحيم

مولاي صل وسلم دائما أبدا

على حبيبك خير الخلق كلهم

محمد سيد الكونين والثقلين

والفريقين من عرب ومن عجم

صلى الله تعالى عليه وعلى آله وأصحابه وبارك وسلم

فہرست مضامین

انتساب

اس کے نام ــــــــ

جس کے سب نام ہیں ــــــــ

جسے کسی نام کے بغیر بھی ــــــــ

پکارا جا سکتا ہے ــــــــ

یاد کیا جا سکتا ہے !!

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

سیّد محمّد شہزاد مُصطفٰی

عُفِیَ عَنْہُ

تقریظ

حضرت علامہ مفتی الحافظ محمد یونس چشتی مد ظلہ العالی

صدر مدرس جامعہ شاہ ولایتؒ انجمن خدام الصوفیہ گجرات

میں نے رسالہ ہذا کے بعض مندرجات کا مطالعہ کیا چونکہ مشت نمونہ خروار ہوتا ہے۔ لہذا میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ تمام مندرجات مطابق شرعیت کے ہیں۔ اور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کے حالات لکھنے میں جو مولف فاضل نوجوان سید محمد شہزاد مصطفیٰ نے سعی بلیغ کی میں دست بدعا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کے صلہ میں سعادت دارین عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

حافظ محمد یونس

جامعہ شاہ ولایت گجرات



تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعدہ

خاصان خدا کے تذکرے مومنین کے ایمانوں میں تازگی اور قلوب میں سکون کی بے پناہ دولت بھرتے جاتے ہیں۔ مگر جدید مادی دور میں. بہت کم لوگ ہیں جو اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر اولیا۔ کرام کے بارے میں حقائق عوام کے سامنے لاتے ہیں۔ اس لحاظ سے فاضل نوجوان حضرت صاحبزادہ پیر سید محمد شہزاد مصطفے مد ظلہ لخت جگر حضرت قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ داد و تحسین کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے گجرات کی ایک ایسی ہستی کا ذکر کتاب کی شکل میں کیا ہے جو مسند نقشبندیہ کے صحیح معنوں میں حق دار تھے۔ اور شہنشاہ ولایت کے جانشین تھے۔ میں صاحبزادہ صاحب کی اس مساعی جلیلہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور مزید فراخی علم کی دعا کرتا ہوں۔ (آمین ثم آمین)

محمدؐ نواز شاہد نقشبندی ایم۔اے

مصنف تذکرہ شاہ ولایتؒ

خادم قبلہ شیخ الحدیثؒ



منقبت

بحضور قبلہ

شیخ الحدیث والتفسیر الحاج سید احمد شاہ رحمتہ اللہ علیہ

المعروف قبلہ حاجی شاہ صاحب

از صوفی رمضان مرحوم

ہر کام ہی شاہکار تھا شیخ الحدیثؒ کا

جب بھی تذکرہ کیا شیخ الحدیثؒ کا
فیضان شامل ہو گیا شیخ الحدیثؒ کا
چھوٹی ہے جان قبر کے محشر کے خوف سے
جب سے ملا ہے آسرا شیخ الحدیثؒ کا
مسجد ہو یا شاگرد ہوں یا حسن درسگاہ
ہر کام ہی شاہکار تھا شیخ الحدیثؒ کا



اس کے عزم کی ہو اور کیا بڑی دلیل
دشمن ہے لوہا مانتا شیخ الحدیثؒ کا

دوست تو کیا تھے دشمن بھی ہو گئے سرنگوں
سن کر کلام جانفزا شیخ الحدیثؒ کا

کردار و عمل و جہد میں گفت و شنید میں
مرجع تھا دین مصطفٰے شیخ الحدیثؒ کا

یا رب تو اپنے کرم سے اسکو نواز دے
علی بھی مدحت سرا شیخ الحدیثؒ کا



ایک شخصیت جس نے تمام متداولہ دینی علوم و فنون مثلاً قرآن و حدیث، فقہ و اصول منطق و فلسفہ تصوف و طریقت طب مشرقی اور عربی، فارسی اردو ادب کی تکمیل کے لیے محنت و لگن سے اپنے آپ کو وقف کر دیا اور دور دراز کے سفر کیے آپ کے دل و دماغ پر امت مسلمہ کے مذہبی، معاشرتی اور اخلاقی زوال و ابتلاء کا گہرا اثر تھا آپ کی دلی خواہش تھی کہ امت مسلمہ کے عروق مردہ میں نئی زندگی پیدا ہو۔ اسلام کا اخلاقی و روحانی نظام دنیا میں برگ و بار پیدا کرے اور قرآنی تعلیمات کے ذریعے فکری و عملی انقلاب کی ایسی راہ ہموار کی جائے جس کے اثرات انمٹ اور برکات لامتناہی ہوں۔

اس شخصیت نے مِلّی منفعت کو ذاتی معاملات خواہشات پر ہمیشہ مقدم رکھا اور خواہشات کا سائبان ہمیشہ اجتماعی چھاؤں کے لیے تانا تھا۔ اس شخصیت نے اپنی زندگی کو دین اسلام کی تبلیغ اسلام کی نشأۃ ثانیہ تشنگان علم و عرفان کی سیرابی روح انسانیت کی جِلاء کی خدمت کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ چنانچہ جب اس عظیم شخصیت کو زیارت بیت اللہ و روضۃُ الرّسول بھی نصیب ہوتا ہے تو وہاں دعا میں بھی دنیائے اسلام ہی کی بہتری کا خیال کار فرما ہوتا ہے۔ اس شخصیت نے بارگاہ خداوندی میں اپنا درد پیش کیا تو اس کے علاج میں بھی مسلمانوں کے اجتماعی دکھوں کا مداوا چاہا۔ اس نے اپنی خواہش کو زبان دی تو وہ

بھی اسلام ہی کے احیاء فروغ کی دعا ہوتی ۔

آپ حضرات کے ذہنوں میں یہ سوال ابھرتا ہو گا کہ یہ شخص کون تھا؟ تو یہ شخصیت تھے جناب عزت مآب قبلہ و کعبہ شیخ الحدیث الحاج حضرت پیر سید احمد شاہ رحمتہ اللہ علیہ المعروف قبلہ حاجی شاہ صاحب جن کے دینی، ملی، قومی، روحانی، اور تبلیغی کارناموں کا دائرہ بہت وسیع ہے آپ کے حالات زندگی مرتب نہ ہونے کی وجہ سے نئی نسل نا آشنا ہے ۔ اور تاریخ آپ کے ذکر سے محروم ہے ۔

لہذا اس جلیل القدر شخصیت سے روشناس کرانے کے لیے بندہ ناچیز نے یہ مقدور بھر سعی کی ہے اللہ تعالی جل شانہ بخدمت نبی عظیم علیہ الصلوۃ والتسلیم آپ کی سیرت و کردار اور نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ،

فطرت کے چلتے پھرتے مناظر اس بات کا پتہ دیتے ہیں ظلمتِ شب کا ماہتاب صبح صادق کی آمد آمد کا پیغام ہے ۔ موسم خزاں کی تند و تیز ہوائیں فصلِ گل کی تمہید ہیں کائنات کی انسانی، تہذیبی ، علمی و روحانی قومی ارتقاء میں یہ آثار نمایاں نظر آتے ہیں ۔ جب قوم کی عقل و خرد پر جہالت کی گھنگور گھٹائیں چھا جاتی ہیں تو کوئی پیکر نوری آفتاب علم و عرفاں برلب بام نظر آتا ہے ۔ مطلب پرستی حسد و بغض حرص و ہوس کا سیلاب جب اٹھتا ہے تو اسی

ماحول میں کسی خلوص محبت دیانتداری و صداقت کا پشتہ بن کر کوئی سامنے آکھڑا ہوتا ہے۔ قوم کے افراد جب اختلاف و افتراق کا شکار ہوتے ہیں تو اس عالم انتشار میں کوئی ذات واحد ہی جمعیت کی وحدت کا شاہکار نظر آتی ہے۔ تو پھر خداوند عالم دنیا کی بے راہ روی و گمراہی کو ختم کرنے اور ان کو صراط مستقیم پر چلانے کے لیے اپنے بندوں میں سے اپنا خاص بندہ منتخب فرماتا ہے۔ اور وہ شخصیات ایسی ہوتی ہے جو ہمہ جہت پہلوؤں کی مالک ہوتی ہے۔ تو جب ہم حضرت قبلہ و کعبہ الحاج شیخ الحدیث پیر سید احمد شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمارے سامنے وہ تمام اقوال و افعال آتے ہیں جو قرآن و حدیث میں موجود اور سلف صالحین کی زندگی کا آئینہ دار تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کی دین اسلام کے لیے خدمات منبر و محراب سے شروع ہو کر دار ورسن تک جا پہنچتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسی ہمہ صفت موصوف شخصیتیں صدیوں میں جنم لیتی ہیں۔ اور پھر وہ کارہائے نمایاں انجام دے جاتی ہیں جو آنے والی نسلوں کے لیے تاقیامت مشعل راہ بن جاتے ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آباؤ اجداد :-

حضور قبلہ شیخ الحدیث سید احمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے جد امجد حضرت سید میراں یحیی علیہ الرحمتہ ۸۲۵،۸۲۰ ھ شہنشاہ ہند ظہیر الدین بابر کے زمانہ میں تبلیغ دین کی خاطر ترمز سے دھلی تشریف لائے بوقت ہجرت ہر دو صاحبزاد گان سید دوست محمد اور سید یار محمد کم سنی میں آپ کے ہمراہ تھے جو کہ نجیب الطرفین اور باقی ہر سہ صاحبزاد گان سید شمس علی، سید مقصود علی، اور سید احمد شاہ صاحب شہنشاہ ہند بابر کی صاحبزادی اور ایک کنیز جو بطور عقید تمندی اور خدمت گار حضرت سید میراں یحیی علیہ الرحمتہ کی خدمت میں پیش ہوئیں ۔ ان ہر دو کے ساتھ آپ نے شرعی نکاح کیا اور دیگر تینوں صاحب زاد گان کا تولد ہوا حضور قبلہ عالم شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب حضرت سید یار محمد حضرت سید میراں یحیی علیہ الرحمتہ سے ملتا ہے۔ حضرت میراں یحیی صاحب رحمتہ اللہ علیہ مشہور عارف زمانہ اور قطب دوراں تھے

اس طرح حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب تیرہ واسطوں سے حضرت میراں یحی علیہ الرحمتہ سے ملتا ہے اور چھتیس واسطوں کے بعد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے ۔ آپ حسینی اور نجیب الطرفین سید تھے دہلی کے قیام کے دوران آپ کا ایک مرید جو ریاست پنجاب کا رہنے والا تھا اس کا ایک دوست رانا گوجر کسی راجہ کی قید میں تھا جب وہ مرید اپنے پیرو

مرشد کی قدم بوسی کے لیے روانہ ہوا تو رانا گوجر نے گزارش کی کہ اپنے پیرو مرشد سے میرے لیے بھی دعا کروانا تاکہ میں آزاد ہو جاؤں جب وہ شخص حضرت میراں یحییٰ رحمتہ اللہ کے آستانہ پر حاضر ہوا تو اپنے دوست کے لیے دعا کی گزارش کی آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی اور رہائی کی بشارت دی جب وہ عقید تمند واپس پنجاب آیا تو اس کا دوست رانا گوجر رہا ہو چکا تھا وہ فوراً آپ کی قدم بوسی کے لیے دھلی روانہ ہو گیا حاضری دینے کے بعد اس نے گزارش کی کہ جب کبھی بھی آپ پنجاب تشریف لائیں تو میرے غریب خانہ پر قدم رنجہ ضرور فرمایئے گا

حسن اتفاق دیکھیے آپ اس کے تھوڑی ہی دیر بعد بمعہ اہل و عیال دین اسلام کی تبلیغ کی خاطر پنجاب تشریف لائے تو آپ کو رانا گوجر سے کیا ہوا وعدہ یاد آگیا اس لیے آپ دیہہ ہذا (رانیوال) جو کہ ٹبہ رانا گوجر کے نام سے موسوم تھا وہاں تشریف آور ہوئے رانا گوجر نے یہاں قیام کرنے کی گزارش کی آپ نے استخارہ کے بعد بحکم و رضائے خداوندی کے تحت کچھ عرصہ کے بعد ٹبہ رانا گوجر میں مستقل رہائش پذیر ہو گئے اور رانا گوجر کی خدمت کی وجہ سے بطور یادگار دیہہ ہذا کا نام مستقل طور پر اسی کے نام پر موسوم کیا جو کہ بعد ازاں رانیوال سیداں کے نام سے مشہور ہو گیا

والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ

حضرت قبلہ و کعبہ شیخ الحدیث کے والد ماجد حضرت قبلہ عالم شہنشاہ ولایت پیر سید ولایت شاہ صاحب رحمہ کو کون نہیں جانتا انکی ولادت با سعادت ۱۸۸۸ء میں رانیول سیداں ضلع گجرات میں عارف ربانی حضرت سید احمد شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں ہوئی۔ جو کہ حضرت میراں یحیٰ رحمتہ اللہ علیہ کے جانشینوں میں سے تھے۔ آپ کا شجرہ نسب حضرت امام عالی مقام امام حسین تک پہنچتا ہے۔ حافظ علم دین صاحب رحمتہ اللہ علیہ مدرسہ تعلیم القرآن جنڈ شریف سے قرآن مجید حفظ کرکے گجرات تشریف لا کر استاذ العلماء مولانا غلام حیدر رحمتہ اللہ علیہ فتو پورہ گجرات سے دینی تعلیم حاصل کی اور قاری غلام نبی مرحوم للہ شریف سے قرات و تجوید کی کتب پڑھیں۔ پھر درس نظامی تفسیر و حدیث اور فقہ، میں مزید علم حاصل کرنے کے لیے حضرت مولانا غلام محمد شیخ الجامعہ اسلامیہ بہاولپور جامعہ نعمانیہ لاہور کی خدمت میں حاضر ہو کر زانوئے تلمذتہ کیا اور سند فراغت حاصل کی

حصولِ تعلیم کے بعد مسجد خضریہ گجرات (اندرون شاہدولہ چوک) میں قرآن پاک کا درس دینے لگے۔ بعد ازاں ۱۸-۱۹۱۷ میں مسجد حاجی پیر بخش

مرحوم میں باقاعدہ مدرسہ تعلیم القرآن جاری کیا آپ صرف قرآن پاک ہی حفظ کراتے اور اپنے پیرو مرشد حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کے حکم پر انجمن خدام صوفیہ کے زیر انتظام جامعہ شاہ ولایت جاری فرمایا جو آج تک جاری و ساری ہے اور ہزار ہا تشنگان علم آکر اپنی پیاس بجھا چکے ہیں

۱۹۱۵ء میں آپ نے حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کی اور دل وجان سے مرشد کامل کے ارشادات کو عملی جامہ پہنایا اسی وجہ سے حضرت امیر ملت آپ پر خصوصی نظر فرمایا کرتے تھے۔ اور بڑے فخر سے فرماتے تھے کہ میں نے گجرات میں ایک خوشبودار پودا لگایا ہے۔ جس کی خوشبو سے ساری دنیا مہک اٹھے گی کچھ عرصہ بعد قبلہ امیر ملت محدث علی پوری نے آپ کو خلافت عظمی سے نوازا اور اپنے دست اقدس سے دستار خلافت عطا کر کے سلسلہ عالیہ کی تبلیغ و ترویج کا حکم دیا آپ کو فیض جمالی امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہؒ سے اور فیض جلالی سائیں کرم الہی المعروف سائیں کانواں والی سرکارؒ سے ملا تھا آپ مسجد حاجی پیر بخش مرحوم میں جمعتہ المبارک کا خطبہ دیتے تھے ارد گرد کے علاقوں میں تبلیغی جلسوں کا اہتمام کر کے فرقہ ہائے باطلہ کی سرکوبی میں بھی وافر کام کیا آپ کا طرز بیاں نہایت سادہ با اثر اور پروقار تھا۔ ایک دفعہ انجمن حزب الاحناف لاہور کا سالانہ جلسہ تھا

جس کی صدارت امیر ملت محدث علی پوری فرمارہے تھے اور جلسہ میں بے شمار مشاہیر اہلسنت جلوہ افروز تھے جن میں خصوصا" حضرت سید علی حسین اشرفی کچھوچھوی حجتہ الاسلام شاہ حامد رضا بریلوی، صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی مولانا حشمت علی خاں لکھنوی مولانا قطب الدین برہم چاری اور مولانا خلیل داس وغیرہ ہم آپ نے اس جلسہ میں ایسی پر اثر تقریر کی کہ تمام اکابر علماء کو وجد آگیا اور آنکھیں پر نم ہو گئیں جذب و مستی کے اس عالم میں مولانا حشمت علی خاں اپنے تکیے سے اچھلے اور فرمایا!

کاش میں آج پنجابی جانتا ہوتا،

گوناں گوں مصروفیات کے باوجود آپ نے امیر ملت محدث علی پوری کی معیت میں تحریک خلافت، تحریک شہید گنج، تحریک پاکستان اور تحریک آزادی کشمیر اور تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا

شہنشاہ ولایت حضرت پیر سید ولایت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے گجرات میں محلہ علی پورہ میں ایک عالی شان مسجد بنوائی جو مسجد شاہ ولایت کے نام سے مشہور ہے۔ جو کہ بہت ہی خوبصورت اور گوناں گوں خصوصیات کی حامل ہے۔ اور دوسری مسجد جناح روڈ پر مسجد حاجی پیر بخش کی تعمیر شروع کروائی جس میں آپ کا قائم کیا ہوا مدرسہ انجمن خدام الصوفیہ ہے آپ سادہ

خوراک کھاتے اور سادہ لباس زیب تن فرماتے عشق رسول تو رگ و پے میں سمایا ہوا تھا۔ حضور صلی اللہ و علیہ وسلم کا نام مبارک سنتے ہی آنکھیں اشکبار ہو جاتی تھیں۔ تمام زندگی اپنے پیر و مرشد حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چل کر گزار دی پاکستان ہی نہیں بلکہ عرب و عجم میں آپ کے مریدوں اور عقید تمندوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ ۲۶ جمادی الاول ۱۳۹۰ھ بمطابق ۳۱ جولائی ۱۹۷۱۔ بروز جمعتہ المبارک بوقت نماز جمعہ در نماز سنت آپ اس دنیا فانی سے کوچ فرما گئے۔

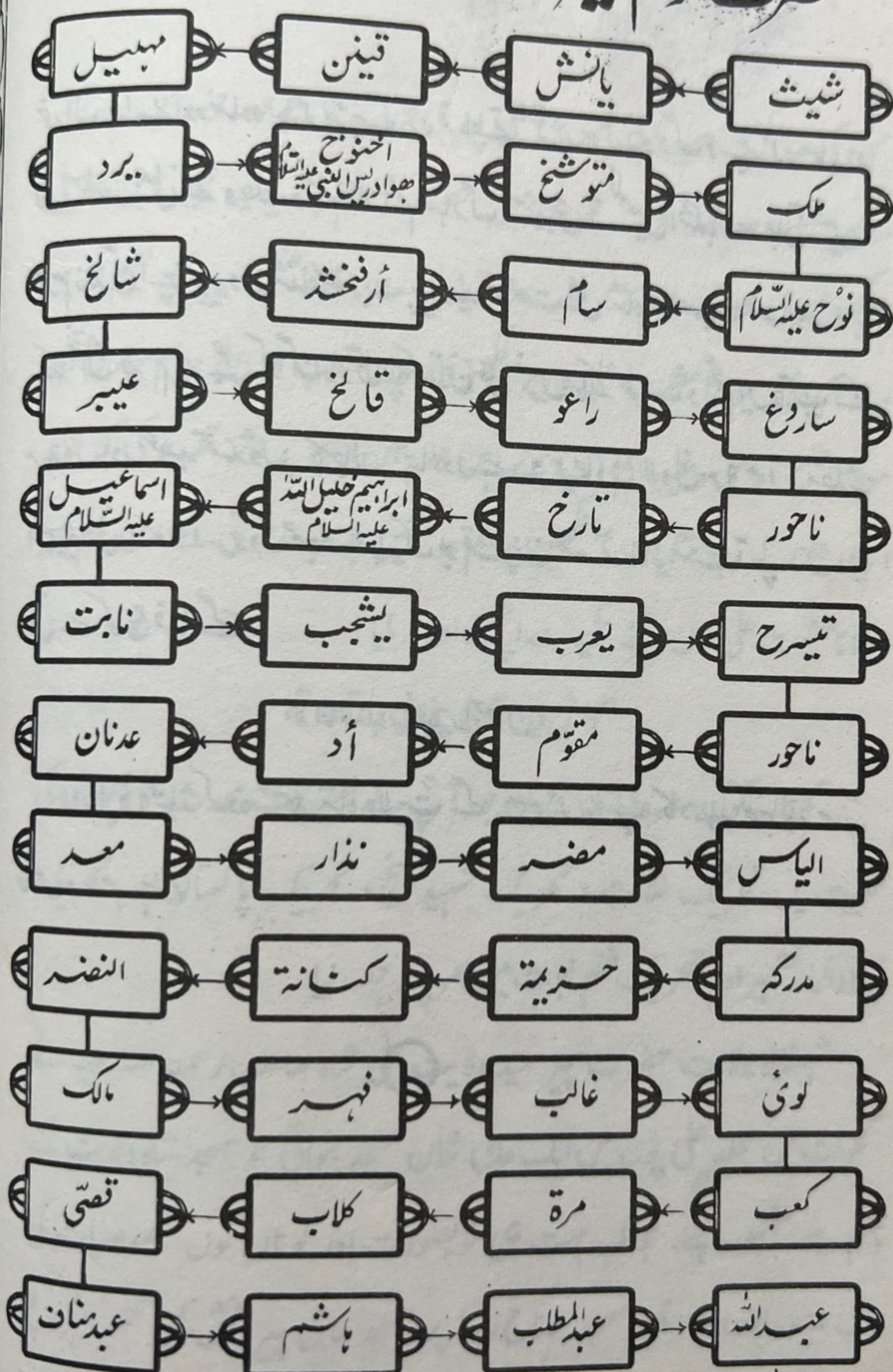
(اناللہ وانا الیہ راجعون)

اور اپنی تیار کردہ مسجد شاہ ولایتؒ کے پہلو میں آپ کا دربار گوہر بار مرجع خاص و عام ہے۔



پہلا حصہ

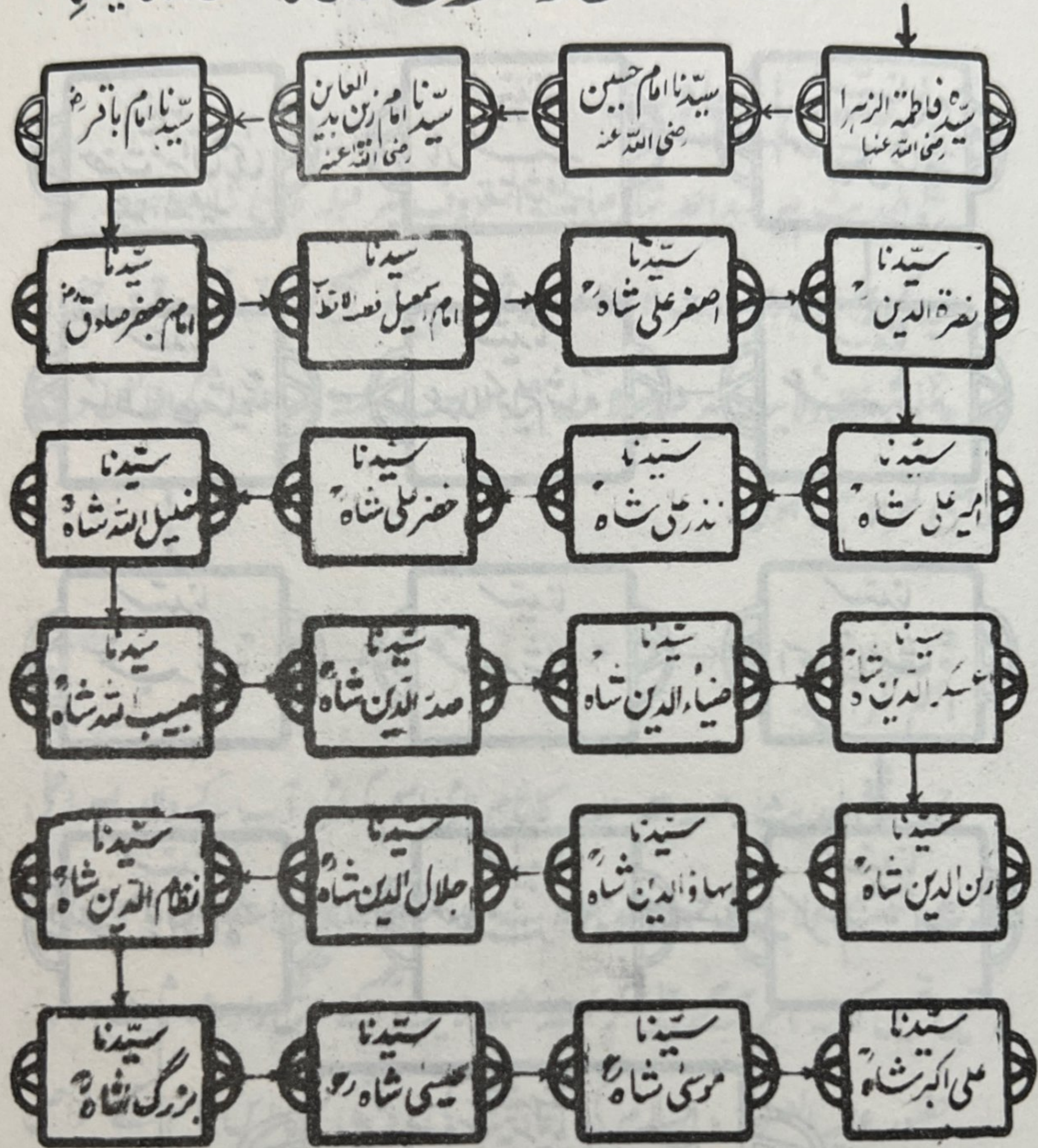
حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام



محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

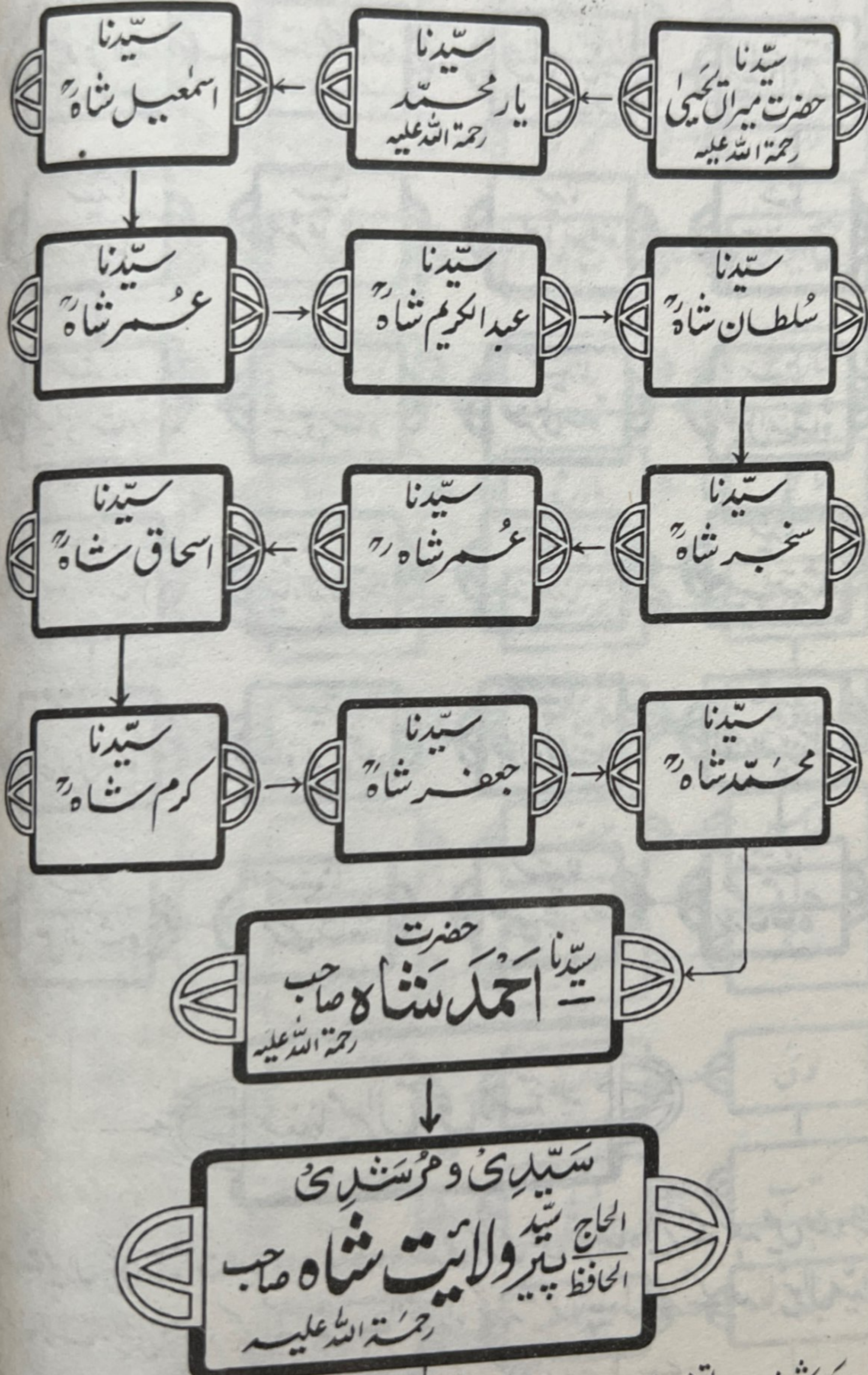
دوسرا حصہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



حضرت میراں یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ ۸۲۰ - ۸۲۵ صدی ہجری میں شہنشاہ بابر کے عہد میں ہندوستان تشریف لائے۔ پھر پنجاب کے ایک ڈیرے "ٹبہ رانا گوجر" جو آپ کی آمد کے بعد رانیوال سیداں کہلایا سکونت پذیر ہو گئے۔ اسی گاؤں میں اب ان کا مزار گوہر بار ہے۔

تیسرا حصّہ



قبلہ و کعبہ شیخ الحدیث والتفسیر
الحاج سیّد احمد شاہ صاحب المعروف قبلہ سیّد حاجی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ولادت باسعادت

شیخ الحدیث پیر سید احمد شاہ صاحب المعروف پیر قبلہ حاجی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۹۳۲ء دوشنبہ پیر کو صبح صادق کے وقت حضور قبلہ عالم شہنشاہ ولایت پیر سید ولایت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے خالص دینی ومذہبی گھرانہ میں ہوئی۔

اسم گرامی:۔

قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی آپ کے والد ماجد اعلیٰ حضرت شہنشاہ ولایت رحمتہ اللہ علیہ نے احمد شاہ رکھا خدا جانے اس نام میں کیا برکتیں تھیں کہ یہ نام آگے چل کر مسند شاہ ولایتؒ کے صحیح وارث ثابت ہوا۔

حضور علیہ الصلوۃ و السلام کی احادیث کی روشنی میں اس نام کے خواص سیرت شیخ الحدیثؒ میں انشاءاللہ تعالیٰ شرح وبسط کے ساتھ ذکر کریں گے

تعلیم و تربیت:۔

حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ بچپن ہی سے نہایت زیرک اور ذہین تھے آپ نے ہوش سنبھالتے ہی جامعہ شاہ ولایت خدام الصوفیہ میں ولی کامل

باپ کے زیر سایہ درس قرآن شروع فرمایا اور ساتھ ہی ساتھ سکول میں بھی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اردو ریاضی، فارسی، انگریزی، میں اتنی مہارت حاصل ہو گئی کہ دینی کتب کا مطالعہ کر سکیں تو سکول کی تعلیم کو خیر باد کہہ دیا پھر درس نظامی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی حضور قبلہ شہنشاہ ولایتؒ نے خصوصاً آپ کے لیے اُستاذ المدرسین حضرت علامہ قاضی عبدالسبحان کھلابٹؒ اور حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو مقرر فرمایا آپ نے ان اساتذہ سے درس نظامی میں مہارت تامّہ حاصل کی

۱۹۵۴ء میں قاضی صاحب حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے جامعہ شرقپور شریف تشریف لے گئے تو بحکم قاضی صاحب حضرت قبلہ شیخ الحدیثؒ کو وہاں بلا لیا گیا آپ نے وہاں موقوف علیہ تک کتب پڑھیں ۱۹۵۵ء میں آپ نے مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد میں استاد العلماء والفضلاء محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد رحمتہ اللہ علیہ سے دورہ حدیث پڑھنے کے بعد سند فراغت حاصل کی اس کے علاوہ ولی کامل باپ کے زیر سایہ تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے تصوف طریقت و سلوک کی منازل طے کیں اور حضرت قبلہ شہنشاہ ولایت رحمتہ اللہ علیہ کی آپ پر خصوصی توجہ تھی

حج کعبۃُ اللہ و بارگاہِ رسالت ﷺ کی حاضری

جب حضور قبلہ عالم شہنشاہ ولایتؒ حج بیت اللہ شریف کی پہلی دفعہ تیاری فرما رہے تھے تو آپ نے قبلہ شیخ الحدیثؒ کو حکم فرمایا کہ تم میرے ساتھ حج کعبۃ اللہ اور بارگاہ رسالت کی حاضری کے لئے چلو گے حضور قبلہ عالم شہنشاہ ولایتؒ کے دوسرے دونوں بڑے صاحبزادوں (صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحبؒ و سید حامد علی شاہ صاحب) نے عرض کی ہم بڑے ہیں اس لیے ہم میں سے کسی ایک کو ساتھ لے جائیں مگر حضور قبلہ شہنشاہ ولایتؒ نے فرمایا احمد شاہ میرے ساتھ جائے گا۔ اگر ایسے نہیں تو قرعہ اندازی کر لو چنانچہ تینوں صاحبزادگان کا نام لکھ کر پرچیاں رکھی گئیں اور چھوٹے بچے کو پرچی اٹھانے کے لیے کہا گیا جب پرچی کھولی گئی تو شیخ الحدیث صاحبزادہ سید احمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے نام نکلی دوبارہ پرچی ڈالی گئی پھر بھی احمد شاہ صاحبؒ کے نام کی نکلی حتی کہ تیسری دفعہ بھی نام قبلہ و کعبہ حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کا نکلا اسی دن سے برادران نے آپ کو حاجی صاحب کے لقب سے نوازا

پہلی دفعہ حج بیت اللہ اور روضتہ الرسول کی حاضری کے وقت آپ کی عمر مبارک تقریباً پندرہ سولہ برس تھی اور حضور شہنشاہ ولایت کی معیت میں

حرمین شریفین کی یہ حاضری معمولی حاضری نہ تھی ۔ بلکہ سرکار دو جہاں نے خود آپکو بلایا تھا وہ کیسا سماں ہو گا کہ آقائے دو جہاں سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خود بلائیں اور اپنے در اقدس پر بلا کر لطف و کرم سے نوازیں یہ حاضری کی مکمل قبولیت اور اپنی خصوصی عنایات و نوازشات کی خوشخبری تھی ۔ پہلے حج و زیارت روضہ رسول کے بعد آپ کو اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ دوسرا حج و زیارت روضتہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوا والدہ محترمہ کے انتقال کے بعد دو دفعہ آپ کو پھر حج و زیارت روضتہ الرسول کی حاضری نصیب ہوئی



بیعت و خلافت:۔

حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی خصوصی تربیت حضرت قبلہ شہنشاہ ولایت رحمتہ اللہ علیہ کے زیر سایہ ہوئی تھی۔ اور آپ نے اپنے والد گرامی کی خدمت میں شروع ہی سے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی۔ قبلہ شیخ الحدیثؒ کے سامنے اپنے ولی کامل باپ کی وہ تمام عادات خصلات موجود تھیں۔ جو ایک صحیح عارف و پیر کامل میں ہونی چاہیں۔ چنانچہ تحصیلِ علم کی تکمیل کے بعد آپ کی نظر میں آپ کے والد ماجد حضرت قبلہ شہنشاہ ولایت سے بڑھ کر کوئی عارف کامل ولی کامل نہ تھا۔ آپ نے تکمیل علم کے بعد اپنے والد ماجد کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی اور چونکہ آپ کے والد ماجد کی بھی نظر کامل اپنے بیٹے میں موجود وہ تمام خوبیاں دیکھ رہی تھی جو ایک عارف اور ولی کامل میں ہوتی ہیں۔ اس لیے آپ کو خلافت واجازت سے مشرف فرمایا گیا۔

شہنشاہ ولایت حضرت پیر سید ولایت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے۔ وصال کے بعد ۲؍اگست بروز اتوار ۱۹۷۱۔ کو شہنشاہ ولایتؒ کے قل شریف کے موقع پر آپ کو سجادہ نشین مقرر کیا گیا اور دستار بندی کی گئی۔

شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

از محمد حسین گلفروش وزیر آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے اجابت کی اگر خواہش دُعا کیواسطے
عرض کرنا شاہ یُوں اوّل خُدا کے واسطے
حمد ہے سب تیری ذاتِ کبریا کیواسطے
ہے درود و نعت ختم الانبیا کے واسطے
اور سب اصحاب و آلِ مجتبیٰ کیواسطے
رحم کر مجھ پر خدایا مصطفٰے کیواسطے
ہو اثر کچھ تو الٰہی میری سوز و آہ میں
گو سیاہ دل لے کے آیا ہوں تیری درگاہ میں
کون ہے تیرے سوا مجھ رُو سیاہ کیواسطے

ان بزرگوں کو شفیع لایا ہوں میں ہو کر ملول
کیجیو یہ عرض میری ان کی برکت سے قبول
یا رب اپنے عاشقانِ باوفا کے واسطے

آپڑا در پر تیرے میں ہر طرف سے ہو کر ملول
کر تو ان ناموں کی برکت سے دعا میری قبول
کشتگانِ تیغ تسلیم و رضا کے واسطے

ہو عطا باغ صداقت سے مجھے بُوئے یقین
تاکہ ہوں میرے عمل خالص مصفا بالیقین
حضرت صدیق اکبرؓ با صفا کے واسطے

ہے تو حافظ اور حفیظ اور نام تیرا ہے سلام
آفت دارین سے محفوظ و سالم رکھ مدام
فارسی سلمانؓ سلامت با صفا کے واسطے

ہو میری قسمت میں یا رب ساقیِ کوثر کا جام
ہو فنا ہستی میری مٹ جائے سارا ننگ و نام
قاسمؓ جامِ محبّت با صفا کے واسطے

کر دیا اس عقل نے بے عقل و دیوانہ مجھے
کر ذرا اس ہوش سے بیہوش و مستانہ مجھے
جعفر صادقؓ امام اصفیاء کے واسطے

کر مجھے مدہوش و مست از جامِ عشق سرمدی
محو ہو ظلمت دلی از نورِ عشق احمدی
شاہ مستاں بایزیدؒ بادشاہ کے واسطے

قال ابتر حال ابتر سب میرے ابتر ہیں کام
کر حسن میرے عمل ہو صالحین میں میرا نام
شیخ عالم بُو الحسنؒ پیرِ ہُدیٰ کے واسطے

دردِ دل مجھ کو عطا کر بس یہی اُرمان ہے
دردِ دل کے واسطے پیدا ہوا اِنسان ہے
بُو علیؒ کامل وَلی و با سخا کے واسطے

کر پیدا درد و غم میرے دلِ افگار میں
بار پاؤں جس سے اے باری تیرے دربار میں
فَیض گُستر شیخ یُوسفؒ مَہ لقا کے واسطے

روز و شب یارب عبادت سے ہی میرا کام ہو
ہر نفس ہر دم الٰہی وِرد تیرا نام ہو
بہر عبدالخالقؒ شہ بے ریا کے واسطے

عِشق کی منزل کڑی ہو جائے آساں میرے رب
میں فنا ہو جاؤں مجھ میں نام رہ جائے تیرا
غوثِ اعظم نقشبندِؒ پیشوا کے واسطے

جس طرح پروانہ جلتا ہے شمع پر شوق سے

ایسا میں جلتا رہوں ہر روز تیرے ذوق سے

حضرت عطار علاؤ الدینؒ ہما کے واسطے

اے خدا یہ عرض ہے میں جبتک زندہ رہوں

ذکر تیرا ہی کروں اور تیرا ہی بندہ رہوں

خواجہ یعقوب چرخیؒ ذوالعطا کیواسطے

شربتِ دیدار حضرت کا مجھے ہووے حصول

یا الٰہی کیجیو یہ عرض میری تم قبول

شاہ عبید اللہؒ صاحب با سخا کیواسطے

نُور احمد یا الٰہی اپنی آنکھوں سے دکھا

رات دن آنکھیں ترستی ہیں برائے مصطفیٰؐ

خواجہ زاہد محمدؒ پارسا کے واسطے

عادت کبر و غرور و بخل و کینہ دُور ہو

عجز و مسکینی و درویشی مجھے منظُور ہو

خواجہ درویش محمدؒ بانوا کے واسطے

رحمتِ حق ہے برائے جُملہ عالم مُصطفےٰ

ہوں شفیع المذنبین میرے شفیع روزِ جزا

خواجہ املنگیؒ محمّد بے ریا کے واسطے

عالمِ فانی فنا ہو، ہو دائمی حاصل بقا

مہر ہو دل پر میرے ازدرد عشقِ مصطفےٰ

خواجہ عبدالباقیؒ مردِ خُدا کے واسطے

نہ اُمیری چاہتا ہوں نہ فقیری کی طلب

اے خدائے پاک مجُھ کو دردِ دل کی طلب

کر عطا معصومؒ از سہو و خطا کے واسطے

نفس شیطاں نے کیئے اعمال حسنہ سب تباہ
میں تیری درگاہ میں آیا ہوں ہو کر داد خواہ
حجتہُ اللہ نقشبندؒ بادشاہ کے واسطے

اگر میں بدکار نالائق ہوں اے شاہِ جہاں
پر بتا در کو تیرے چھوڑ کر جاؤں کہاں
رحم کر مجھ پر زبیرؒ اولیاء کے واسطے

کی عطا تو نے مجھے یہ عقل و ہوش و فکر سب
بخش وہ نعمت جو کام آئے سدا پر میرے رب
خواجہ قطب الدین اشرفؒ باسخا کیواسطے

آرزو ہر دم یہی ہے دل کی ہے حسرت یہی
التجا تو یہی ہے مدعا مطلب یہی
ہو جمال اللہ کا حاصل گدا کے واسطے

مرض عصیاں حد سے گزرا چارسو ہے فوج غم
کردو ہو شفا اے میرے عیسیٰ از کرم
حضرتِ عیسیٰؒ ولی صاحب شفا کے واسطے

میں ہوا ہوں سخت زاراس بند محنت میں اسیر
کر رہائی کا سبب فیاض عالم دستگیر
فیض اللہؒ چشمۂ فیضِ ہُدا کے واسطے

نُور پاکِ احمدیؐ سے ہو منوّر دل میرا
بُوئے عشق اَحمدی سے ہو کر مُعطر دل میرا
حضرت نُورِ محمدؒ ذِی سخا کے واسطے

کر فقیری وہ عطا دل جس سے ہو جائے غنی
رہ نہ جائے نام تک الفت بہ دنیائے دنی
آل فقیر محمّدیؒ صاحب غنا کے واسطے

ہو مرادیں دل کی حاصل دور ہوں سب درد و غم
رہ نہ جائے نام کو پھر کوئی بھی رنج و غم
دل ہو اپنا درد عشق مصطفےٰؐ کے واسطے

سید و حاجی و عالم حافظ و کامل فقیر
ہادیٔ راہِ ہدیٰ شاہ جماعت دستگیر
وارثِ تاج و سریرِ انبیاء کے واسطے

حضرتِ محبوب سید قطب و ولی
منبعِ جودوسخا فخرِ اولادِ علیؓ
ہوں شفیع کونین میں مجھ بے نوا کے واسطے

کر تصدیق اس ولی اکمل کے تو مجھ کو کمال
چشم، دل روشن کر اے خدائے ذُوالجلال
نُورِ چشم سیّدہ خیرُ النّساءؓ کے واسطے

یا الٰہی عاجزانہ عرض یہ منظور کر

عشق احمد مصطفٰیؐ سے قلب کو معمور کر

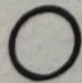
حضرتِ شاہِ ولایتؒ رہنما کے واسطے



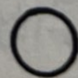
ہدیۂ تبریک

از محمد نواز شاہد ایم اے

اے خدا فضل و کرم ہو مصطفٰےؐ کے واسطے
مشکلیں آسان ہوں علی شیرِ خُدا کے واسطے
میری کیا مجال کہ لوں میں ان کا نام
سیّدۃ النّساء خاتونِ جنّت کے واسطے
ہو فضل حسنؓ کی امامت کے واسطے
سیّد الشہداء کی شہادت کے واسطے
اے خدا ہو کرم صداقت کے واسطے
تیرا گدا دیتا ہے رسالتؐ کے واسطے



شاہ جماعتؒ صاحب طریقت کے واسطے
شاہ ولایتؒ صاحب شریعت کے واسطے
دے عمر شیخ الحدیثؒ کی طاعت کے واسطے
عطا ہو دولت دین حق کی خدمت کے واسطے
بندہ تیرا دیتا ہے نور ہدایت کے واسطے
سب اختران چرغ سیادت کے واسطے
زندہ رہوں میں محبت کے واسطے
دو جاں دین حق و صداقت کے واسطے
یاں عزم جاں ہو منزل رفعت کے واسطے
اذن کرم میری شفاعت کے واسطے
یہ سب کرم ہو شاہ ولایتؒ کے واسطے
کرم مانگتا ہے شاہد نور ولایت کے واسطے



شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

رسول اکرم حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

امیرالمومنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت قاسم بن محمد ابن ابی بکر رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت بوعلی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ ابویوسف رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ عبدالخالق عجدوانہ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد عارف دیوگری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد انجیر فغنوی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ باباسماسی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ میر کلال رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ بہاؤالدین بخاری نقشبند اول رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد زاہد وحشی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ درویش رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد مقتدی امکنگی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ حجتہ اللہ نقشبند ثانی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد زبیر رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ قطب الدین حیدر رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ حافظ جمال اللہ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رحمتہ اللہ

حضرت خواجہ فیض اللہ تیراہی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ نور محمد تیراہی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت بابا فقیر محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت امیر ملت قبلہ عالم اعلیٰ حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ

مجدد دوران شہباز ولایت حضور قبلہ شہنشاہ ولایت حضرت پیر سید ولایت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

سرتاج الاولیاء شیخ الحدیث والتفسیر حضور قبلہ پیر سید احمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

دینی تبلیغی، علمی خدمات:۔

ویسے تو درس نظامی کی کتب کے پڑھنے کے ساتھ ساتھ آپ نے ۱۴ سال کی عمر میں درس و تدریس کا سلسلہ بھی شروع کر دیا تھا اعلحضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ نے جب جامعہ شاہ ولایت انجمن خدام الصوفیہ کی بنیاد رکھی تھی آپ نے اس میں تینتیس برس تک دورہ حدیث پڑھایا ان تینتیس برسوں میں درس و تدریس کی آپ نے جو بے لوث خدمت کی وہ آپ ہی کا خاصہ تھا۔ فی سبیل اللہ خالص اللہ کی رضا کے لیے سر انجام دیتے رہے اور آپ اس جامعہ کے ناظم اعلیٰ بھی تھے اور سینکڑوں کی تعداد میں علماء آپ سے دورہ حدیث کی سند لے کر فارغ التحصیل ہوئے

آپ نے گجرات میں سرگودھا روڈ پر جامع مسجد فیض آباد کی تعمیر کروائی جس میں آپ نے بغیر کسی تنخواہ کے بے لوث خالص اللہ کی رضا کے لیے چھبیس برس تک خطابت کے فرائض انجام دیئے آپکے بعد پہلے بڑے صاحبزادے حضرت پیر سید علی حسین شاہ صاحب سرانجام دیتے رہے اب آپ کے نور نظر صاحبزادہ سید نذر حسین شاہ صاحب عظیم باپ کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں

خصائل مبارک:-

حضرت قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کو چار چیزوں کا بڑا شوق تھا۔

۱۔ درس وتدریس

۲۔ مطالعہ قرآن وحدیث

۳۔ تبلیغ وارشاد

۴۔ شہنشاہ ولایت کے مریدوں کی خدمت واعانت

آپ ایک بہترین خطیب عمدہ ادیب اور عظیم متکلم تھے عبادت الٰہی سے آپ کو خاص محبت اور سرور ملتا تھا اکثر باوضو رہتے تھے شب و روز ذکرِ الٰہی میں بسر فرماتے اور والد گرامی حضرت قبلہ شہنشاہ ولایتؒ کے مشن کی اشاعت و تبلیغ میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے آپ کی سیرت طیبہ کی مزید تفصیلات انشاءاللہ سیرت شیخ الحدیثؒ میں ذکر کی جائیں گی۔

عقدِ مبارک:-

حضرت قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی شادی مبارک مفسر قرآن حضرت علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رحمتہ اللہ کی دختر نیک اختر سے ہوئی۔ جو عِفت و عفات کا نمونہ ہیں تہجد گزار اور پابند صوم و صلواۃ ہیں۔ مفسر قرآن حضرت علامہ ابُو الحسنات سید محمد احمد قادری کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ امام المحدثین مولانا سید دیدار علی شاہ محدث الوری قدس سرھما ۱۳۱۴ھ ۱۸۹۶ء میں محلہ نواب پورہ الور میں پیدا ہوئے۔ آپ نے حافظ عبدالحکیم اور حافظ عبدالغفور سے کلام پاک حفظ کیا اسی دوران مرزا مبارک بیگ سے اردو اور فارسی کی ابتدائی تعلیم شروع کی اور جگت استاد قاری قادر بخش سے تجوید کی مشق کی گیارہ بارہ سال کی عمر میں حفظ کلام پاک کے ساتھ ساتھ اردو انشاء پردازی اور فارسی میں کسی قدر مہارت حاصل کر لی پھر تمام علوم و فنون کی تعلیم اپنے والد ماجد مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب محدث الوریؒ سے حاصل کی۔ مراد آباد میں حکیم نواب حامی الدین سے علمِ طبّ حاصل کیا حضرت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ اور اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلویؒ کے فیوض سے بھی مستفیض ہوئے حضرت شاہ علی حسین کچھوچھوی قدس سرہ، کے دستِ مبارک پر بیعت ہوئے اور خلافت و اجازت سے مشرف

ہوئے تحصیل علوم سے فارغ ہوتے ہی ایک حادثہ رونما ہوا ہندوؤں نے الور کی جامع مسجد ترپولیہ کے کچھ حصہ کو شہید کر دیا اور باقی پر قبضہ کر کے وہاں مندر تعمیر کرنے کا منصوبہ بننے لگا مگر آپ نے بروقت مسلمانان ہند کو بیدار کیا اور ہندوؤں کے اس ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا۔

حضرت علامہ ابوالحسنات قدس سرہما تبلیغ اسلام اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کا بے پناہ جذبہ رکھتے تھے متحدہ پاک و ہند کا شاید ہی کوئی گوشہ ایسا ہو گا جہاں تبلیغ اسلام کی خاطر آپ نہ پہنچے ہوں۔ ذریعہ۔ معاش کے طور پر مطب جاری رکھا اس طرح روحانی امراض کے علاوہ جسمانی امراض سے بھی جہاد کرتے رہے مسجد وزیر خاں لاہور کے خطابت سے امام المحدثین مولانا سید دیدار علی شاہ قدس سرہ سبکدوش ہوتے تو سر ظفر علی ریٹائرڈ جج ہائی کورٹ و متولی جامع مسجد وزیر خاں نے بڑے اصرار کے ساتھ منصب خطابت آپ کے سپرد کیا

لاہور سے جو بھی دینی ملی تحریک اٹھی اس میں آپ امتیازی حیثیت سے شریک ہوئے الور میں آپ انجمن خادم اسلام کے صدر اور فتوی کمیٹی کے صدر مفتی تھے۔ مسجد وزیر خاں میں بزم تنظیم قائم ہوئی جس کے صدر بنائے گئے اس تنظیم کے شعبہ تالیف کے زیر اہتمام ۳۵ ٹریکٹ لکھ کر شائع کیے انجمن حزب الاحناف لاہور کے امیر مقرر ہوئے اور گرانقدر خدمات سرانجام دیں آل انڈیا

سنی کانفرنس میں تحریک پاکستان میں جس سرفروشی اور جانسپاری سے کام کیا
اس کی مثال نہیں پیش کی جا سکتی۔ قیام پاکستان کے بعد ایک ایسی ہمہ گیر تنظیم
کی ضرورت محسوس ہوئی جو اہل سنت والجماعت کو منظم کرنے کے ساتھ ساتھ ملکی
وملی مسائل میں رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے غزالی زماں علامہ سید احمد سعید
کاظمی قدس سرہ کی تحریک پر انوار العلوم ملتان میں ۲۶، ۲۷، ۲۸، مارچ
۱۹۴۸ء کو ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں پاکستان بھر کے علماء و مشائخ نے
شرکت کی۔ جمعیت العلمائے پاکستان کی تشکیل کی گئی اور پہلے حضرت علامہ
ابو الحسنات اور علامہ کاظمی صاحب ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے جمعیت العلمائے
پاکستان اور جمعیت المشائخ کے متفقہ فیصلہ کے مطابق ۷، مئی ۱۹۴۸ء بروز
جمعتہ المبارک پاکستان بھر میں یوم شریعت منایا گیا جلسے منعقد ہوتے قائداعظم
اور اسلامی جرائد کو تاریں دی گئیں اور حکومت پر زور دیا گیا کہ پاکستان میں
اسلامی قانون نافذ کیا جائے مجاہدین اسلام کشمیر کے محاذ پر حق خود ارادیت کے
حصول کے لیے جانبازی کا مظاہرہ کر رہے تھے جس جنگ کو مودودی صاحب
نے جہاد تسلیم نہیں کیا حضرت علامہ ابو الحسنات نے یہ فتوے دیا کہ یہ جنگ
جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ اور مسلمانوں کو ہر ممکن طریقہ سے مجاہدین کی امداد کرنی
چاہیے جمعیت العلمائے پاکستان کی تحریک پر ۸۰ ہزار روپے سے زائد کا سازو

سامان مجاہدین کشمیر میں تقسیم کیا گیا

بحیثیت صدر جمعیت العلمائے پاکستان علامہ ابو الحسنات ؒ نے بنفس نفیس احباب سمیت محاذ کشمیر کے کئی دورے کئے اور مجاہدین کی ہمت افزائی کیساتھ ساتھ سامان ضرورت مہیا کیا ان مساعی جمیلہ کی بنا پر آپ کو غازی کشمیر کا لقب دیا گیا۔ جہاد کشمیر کے قائدین نے آپ کی خدمات کا برملا اعتراف کیا اور آپ کا شکریہ ادا کیا قیام پاکستان کے بعد ختم نبوت کے قصر رفیع میں نقب لگانے والے مرزائی قادیان سے منتقل ہو کر پاکستان آ گئے اور پاکستان کے وزیر خارجہ ظفر اللہ کے نام سے برائے نام قیمت کے عوض ربوہ کی زمین حاصل کر کے ارتداد پھیلانے میں مصروف ہو گئے اس فتنے کے انسداد کے لیے پاکستان کے تمام علماء سنی دیوبندی غیر مقلد جماعت اسلامی اور شیعہ نے مل کر ۱۹۵۳ء میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت قائم کی جس کے صدر علامہ ابو الحسنات ؒ منتخب ہوئے متفقہ طور پر خواجہ ناظم الدین کی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ظفر اللہ کو وزارت خارجہ کے منصب سے برطرف کیا جائے اور مرزائیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے لیکن ارباب اقتدار ٹس سے مس نہ ہوتے آخر طے پایا گیا کہ ایک وفد کراچی جا کر وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین سے ملے اور اپنے مطالبات پیش کرے خواجہ صاحب نے معذوری کا اظہار کیا اور قائدین

وفد کو گرفتار کر لیا یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی جگہ جگہ احتجاجی جلسے ہونے لگے اور جلوس نکلنے لگے عوام و خواص کے مطالبے اور احتجاج کی شدت کے ساتھ ساتھ حکومت کا تشدد بھی بڑھتا گیا اور پورے ملک کے جیل خانے فدایانِ ختم نبوتؐ سے بھر گئے حضرت ابو الحسناتؒ اور دیگر زعما کو سکھر جیل منتقل کر دیا گیا آپ نے قید و بند کی صعوبتوں کو بڑی استقامت کے ساتھ برداشت کیا پسِ دیوارِ زندان آپ کو اطلاع ملی کہ آپ کے اکلوتے بیٹے مفسر قرآن امین الحسنات مولانا سید خلیل احمد قادری مد ظلہ العالی کو تحریک ختم نبوت میں حصہ لینے پر پھانسی کی سزا دے دی گئی ہے۔ تو آپ نے بے ساختہ کہا الحمدُ للہ اللہ کریم نے میرا یہ معمولی نذرانہ قبول فرمالیا بعد میں پتہ چلا کہ یہ خبر غلط تھی آپنے ایامِ اسیری میں قرآنِ کریم کی تفسیر تفسیر الحسنات لکھنے کا کام شروع کر دیا اور معتدبہ حصہ جیل ہی میں لکھا جب دیگر زعماء گرفتار ہو گئے تو مجاہد اسلام مولانا عبد الستار خاں نیازی اور مجاہد ملت ابو الوفا سید محمود شاہ گجراتی نے مسجد وزیر خان کو مرکز بنا کر اپنی شعلہ بار تقریروں سے تحریک کو آگے بڑھایا قریب تھا کہ یہ تحریک کامیابی سے ہمکنار ہو جاتی لیکن بعض آسائش پسند لیڈر حکومت سے معافی مانگ کر رہا ہو گئے۔ بعد ازاں مولانا ابوالحسناتؒ کو بھی رہا کر دیا گیا اس طرح یہ تحریک وقتی طور پر رک گئی۔

۱۹۷۴ء میں یہ تحریک دوبارہ چلی جس میں صاحبزادہ پیر سید محمود شاہ گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی میانوالی جیل کی پھانسی کی کوٹھری میں رکھا گیا اور انہوں نے بے پناہ ثابت قدمی سے تحریکِ ختم نبوت کو تقویت بخشی اور آخر کار حکومت وقت کو تحریک کے سامنے جھکنا پڑا اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو مرزائیوں کو غیر مُسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

علامہ ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ مایہ ناز خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ میدانِ تحریر میں بھی نظم و نثر پر قدرت کاملہ رکھتے تھے حافظ تخلص کرتے تھے آپ نے تصانیف کا گرانقدر ذخیرہ یادگار چھوڑا چند تصانیف کے نام یہ ہیں

۱۔ تفسیر الحسنات
۲۔ ترجمہ کشف المحجوب
۳۔ اوراق غم
۴۔ طیب الورد شرح قیصدہ بردہ
۵۔ مخمس حافظ
۶۔ مسدس حافظ
۷۔ دیوان حافظ اردو
۸۔ مرزائیت پر تبصرہ وغیرہ

۲ شعبان المعظم ۲۰ جنوری ۱۹۶۱ء بروز جمعتہ المبارک ساڑھے بارہ بجے

دن اہل سنت کے بطل جلیل مفسر قرآن مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری کا وصال ہوا یہ آپ کی اسلامی خدمات کا ثمر تھا۔ کہ آپکو حضرت داتا گنج بخش رح کے احاطہ۔ مزار میں آخری آرام گاہ ملی علامہ ابوالحسنات کے بعد آپ کی مسند پر آپ کے فرزند ارجمند مفسر قرآن رازی زماں غزالی دوراں نباض عصر حکیم الامت امین الحسنات سید محمد خلیل احمد قادری مد ظلہ عالی متمکن ہوئے ان کے ہاں بھی وہی سماں رہتاہے۔ جو کہ علامہ ابوالحسنات رح کے ہاں تھا آپ نے بھی اپنے والد مکرم رح کے ساتھ تحریک پاکستان تحریک آزادی کشمیر تحریک ختم نبوت میں حصہ لیا آپ کی ملکی، ملی، تبلیغی، دینی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا



گلستان شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ

حضرت قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ کے علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر سے اللہ تعالی نے آپ کو چار صاحبزادے

- پیرزادہ سید علی حسین شاہ صاحب
- پیرزادہ سید ولی حسین شاہ صاحب
- پیرزادہ سید نزر حسین شاہ صاحب
- پیرزادہ سید محمد شہزاد مصطفیٰ راقم الحروف

اور دو صاحبزادیاں عطا فرمائیں

وصال مبارک:-

مقربان خدا کی موت، موت نہیں ہوتی یہ تو محبوب حقیقی سے وصال کا ایک ذریعہ ہے۔ موت ایک واسطہ ہے جو ایک دوست کو دوسرے دوست سے ملاتا ہے۔ بلکہ یوں کہیے ہجر و فراق کے جاں گسل لمحات کی تیرہ و تاریک اور طویل رات کا وہ سپیدہ سحر ہے جس کے بعد انہیں حریم قدس کی خلوتوں میں محبوب حقیقی کے رخ تاباں کے جلوؤں کو بے حجاب دیکھنا نصیب ہوتا ہے بلاشبہ وہ اس دنیا میں بھی محبُوبِ حقیقی کے لافانی جلوؤں کا ہر وقت مشاہدہ پاتے رہتے ہیں ان کے نزدیک وہاں اور یہاں کا کوئی امتیاز نہیں ۱۳۱ گست ۱۹۸۱ء بروز سوموار حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ نے معمولات شب و روز کی طرح علی الصبح اوراد و وظائف اور طلباء کو احادیث و تفاسیر کے اسباق پڑھائے ہر حاضر ہونے والے مریدین و معتقدین کی اعانت فرماتی بعد از دوپہر ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد بسنت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم قیلولہ فرمانے کے لیے آرام فرما ہوئے صدر مبارک پر تفسیر ابن عباسؓ پڑی ہوئی ہے کہ جان جان آفریں کے سپرد کر دی اور روح مباک قفس عنصری سے پرواز کر گئی (انا للہ وانا الیہ راجعون) چہرے پر تبسم سکون اور نورانیت جسد اقدس کو لحد میں اتارنے تک برقرار رہی۔

حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کو اسی روز رات کے وقت غسل دیا گیا تمام رات قرآن مجید کی تلاوت ہوتی رہی یکم ستمبر ۱۹۸۱ء بروز منگل ملک بھر سے علمائے کرام مشائخ عظام مریدین و معتقدین کا ایک جم غفیر تھا۔ مخلوق خدا کی کثرت اور عظیم اجتماع کی وجہ سے آپ کی نماز جنازہ چار دفعہ پڑھائی گئی

پہلی دفعہ نماز جنازہ کے لیے آپ کی چارپائی درگاہ معصوم بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ سے ملحقہ وسیع میدان میں رکھی گئی۔ تاکہ خواص و عوام زیارت سے بھی مستفیض ہو سکیں۔ جہاں آپ کی نماز جنازہ شہزادہ امیر ملت حضرت پیر سید افضل حسین شاہ صاحب مد ظلہ العالی انکے بعد مفسر قرآن حکیم الامت امین الحسنات سید خلیل احمد قادری نے پڑھائی پھر اس کے بعد ظہور الٰہی سٹیڈیم گجرات میں ادا کی گئی اور آخری دفعہ محلہ علی پور پڑاؤ کے وسیع میدان میں مجاہد ملت ابو الوفا صاحبزادہ پیر سید محمود شاہ صاحب گجراتی رحمتہ اللہ علیہ نے پڑھائی نماز جنازہ میں لاکھوں فرزندانِ توحید نے شرکت کی۔ اس عظیم شہباز بلند پرواز منظور نظر رسالت مآب کا جنازہ اس شان سے اٹھا کہ گجرات کی پوری تاریخ میں اتنا اجتماع آج تک نہیں دیکھا گیا۔ سخت گرمی تھی اور ہجوم خلائق لا تعداد تھا خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ ولی کی یہاں بھی اعانت فرمائی اور سورج کو بادلوں کی اوٹ

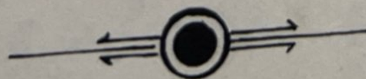
میں کر دیا اور باد سرد کے جھونکے شروع کر دیئے آپ کی آخری آرام گاہ بننے کا شرف جامع مسجد شاہ ولایت میں شہنشاہ ولایت رحمتہ اللہ علیہ کے بائیں جانب کی زمین کے حصہ میں آیا۔ جہاں اب آپ کے زیر تعمیر مقبرے کی خوبصورت عمارت کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ اس مرکز تجلیات پر ہمہ وقت عقید تمندوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ اور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی کی طرح آپ کے مزار اقدس پر چوبیس گھنٹے قرآن خوانی ہوتی رہتی ہے

تمہاری یاد میں برسیں جو بن کے ابر بہار
وہ آنسوؤں کی گھٹائیں سلام کہتی ہیں
در قبول پہ جو باریاب ہو نہ سکیں
وہ غم نصیب دعائیں سلام کہتی ہیں



حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کا مزار گوہر بار مرجع خاص و عام عقید تا" ہر عقید تمند کے لیے دربار مرشد کی زیارت عرس کا درجہ رکھتی ہے مگر خصوصی تاریخ عرس مبارک مقرر ہو چکی ہے پہلے ہر سال ۳۱ اگست کو ہوتا تھا لیکن اب ۳۰ ستمبر کو ہر سال سجاد گان آستانہ عالیہ کی زیر سر پرستی عرس مبارک نہایت تزک و احتشام عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے ملک بھر کے علاوہ بیرون ممالک سے علماء کرام مشائخ عظام تشریف لاکر سیرت قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں نیز ہر سال اردات مند دربار مقدس پر چادر پوشی کی رسم لاکھوں عقیدت کیشوں کی موجودگی میں ادا کی جاتی ہے ۔

گذر تو جائے گی تیرے بغیر بھی لیکن؟
بہت اداس. بہت بے قرار گذرے گی



منقبت

بحضور قبلہ

شیخ الحدیث والتفسیر الحاج سید احمد شاہ رحمتہ اللہ علیہ

المعروف قبلہ حاجی شاہ صاحبؒ

از صاحبزادہ سید احمد حسین شاہ ترمذی

اک سید تھا پاکباز جہاں سے چلاگیا
تھا جس پہ علم کو ناز جہاں سے چلا گیا
اپنے تو کیا دشمن بھی رہے سرنگوں
علم دیں کا شہباز جہاں سے چلا گیا
زندگی کا اس نے ابھی کیا تھا وضو
پوری ہوئی تھی نماز جہاں سے چلا گیا

○

منقبت
شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت قبلہ الحاج سید احمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

از صاحبزادہ سید خضر حسین خضر چشتی

سو گئے ثانی شاہِ ولایت رحؒ ارے
نورِ جانِ پیمبر کو نیند آگئی

رو دیئے آسمان و زمین الاماں
پَرتوِ حُسنِ حَیدر کو نیند آگئی

صاحبِ عِلم و فن آلِ شاہِ زمن
شور و غوغا ہے ہر سُو چمن در چمن

رو رہے ہیں نجوم اور شمس و قمر
فلکِ زہرا کے اختر کو نیند آگئی

جو مصنّف رحؒ تھا تفسیرِ حسنات رحؒ کا
جس نے پایا سلیقہ تھا ہر بات کا

لکھ گیا ہے جو مغموم اوراقِ غم
اس کے داماد اطہر کو نیند آ گئی

رونقِ بزمِ سادات صابر سخی
خدمتِ دین میں جس کی کٹی زندگی
ہائے افسوس محمود و حامد علی
آپ کے کس برادر کو نیند آ گئی

دنیائے علم و فن جس نے آباد کی
جو تھا تصویر کربل کے سجاد کی
تڑپے انجم ہیں سن سسکی شہزاد کی
اک ماہ منور کو نیند آ گئی

کون تقریر کے ڈھنگ سکھاتے گا اب
کون تفسیری نکتے بتائے گا اب

○

کون فرمائے گا چل میرے ساتھ چل
آہ مزمل کے سرور کو نیند آ گئی

سُونا سُونا چمن پھول مرجھا گئے
اَبرِ غم بلبلوں پر ہیں اب چھا گئے

حلقۂ نقشبندیّت حیران ہے
خِضرؔ چشتی کے دلبر کو نیند آ گئی

وفات حسرت آیات کی ساتھ میں باپ بیٹے کی مطابقت

سنتیں جمعہ کی باپ پڑھتے گیا
سویا بیٹا نمازِ ظہر کر ادا
فضل اللہ نے ان پہ ایسا کیا
باپ بیٹے نے رتبہ شہادت کیا
ان کی بے جا عبادت پہ لاکھوں سلام

سیدی مرشدی شاہ ولایت علیؒ
جن کے لختِ جگر شاہ احمد علی
جن کی ہر ہر ادا سنّتِ مصطفٰے
ڈال دی قلب میں عظمت مصطفٰے
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

بارگاہِ شیخ الحدیثؒ میں مختصر سلام

ہیں سراپا عطا فضلِ ربّ العلی
ہیں وہ مردِ قلندر سخی بادشاہ

وہ جو دن رات قرآں پڑھاتا رہا
سبق اخلاق کا جو سکھاتا رہا
منطق و فلسفہ جو پڑھاتا رہا
وعظ پر اثر جو تھا سناتا رہا

جو حدیثِ نبیؐ بھی سناتا رہا
اُیسے درویش کامل پہ لاکھوں سلام

التماس

حضور قبلۂ عالم حضرت **شہنشاہِ ولائیت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و قبلہ **شیخ الحدیث** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عقیدت مندوں سے پُرزور **اپیل** کی جاتی ہے۔ اگر کسی کے پاس کوئی کرامت یا فرمان پیرِ کامل ہو تو **جامعۃ الکتاب المبین** بُلھے شاہ اکیڈیمی کے مرکزی دفتر تشریف لاکر تحریری طور بمعہ اپنا نام، پتہ فوراً جمع کروادیں تاکہ سیرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کو مکمّل طور پر شائع کیا جاسکے۔

آپ کے تعاون کا بے حد شکریہ!

"اِدارہ"

زیرِ طبع تصنیفات

۱— سیرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ

۲— کرامات شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ

۳— شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ (انگریزی)



زیرِ طبع تصنیفات

۱— سیرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ

۲— کرامات شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ

۳— شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ (انگریزی)